THE SIRMOOR GAZETTE NAHAN

سرمور گزٹ

ناہن

نمبر ۱۶	مطبوعہ ۳۰ - اپریل سنہ ۱۸۹۲ع روز یکشنبہ	جلد ۶

سرمور گزٹ

ناہن ۳۰ - اپریل سنہ ۱۸۹۲ع یکشنبہ

ہمین اس خبر کے سننے سے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ مسلمانان ہوشیار پور نے خواب غفلت سے بیدار ہوکر - اور زمانے کی ضرورتون کو سوچ کر اپنے شہر مین انجمن اسلامیہ کی بنیاد قائم کردی ہے - اتوار کے دن بتاریخ ۲۴ - ماہ حال روسائے ہوشیار پور کا ایک جلسہ میان محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لا کے مکان پر ہوا جس مین منشی میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم - شیخ نوح الدین صاحب سب رجسٹرار و رئیس اعظم - شیخ جان محمد صاحب خلف الرشید شیخ مہر علی صاحب - شیخ فضل محمد صاحب - شیخ امیر الدین صاحب - شیخ نور نبی صاحب نائب تحصیلدار - منشی عزیز الدین صاحب - منشی محمد بخش صاحب - شیخ کمال الدین صاحب مختار عدالت - فتح الدین خان صاحب رئیس جہاکھیلان - منشی نور ماہی صاحب - حاجی محمد صاحب وغیرہ وغیرہ صاحبان موجود تھے - میان محمد شفیع صاحب نے انجمن اسلامیہ کی ضرورت پر ایک پرجوش تقریر کی - اور نہایت موثر الفاظ مین مسلمانون کی موجودہ حالت کی اصلاح - اُن کی بہبودی و ترقی - اور اُن مین اتفاق اور اتحاد کے بڑھائے جانے کے لیئے ایک اسلامی جلسہ کے قیام کو سب سے بڑا ذریعہ اور وسیلہ ثابت کر دکھایا - دیگر چند صاحبان نے اُن کی اس تحریک کی تائید مین تقریرین کین - اور اس کے بعد اتفاق رائے سے قرار پایا کہ انجمن اسلامیہ شہر ہوشیار پور مین قائم کی جاوے - اُس کی اغراض و قواعد تیار کرنے کے لیئے گیارہ صاحبان کی ایک سب کمیٹی قائم کی گئی - بتاریخ ۲۰ - سی مسلمانان

ہوشیارپور کا ایک عام جلسہ ہوگا جس مین بہ سبب کمیٹی اعراض و مقاصد مجوزہ پیش کرے گی۔ ہماری صدق دل سے دعا ہے کہ خداوند کریم اس انجمن کو روز افزون ترقی عنایت فرمائے اور وہ دن جلدی دکھائے کہ بانیان انجمن کا نونہال کو پھلتا پھولتا دیکھ کر اپنی نیک کوششون کے نیک نتیجہ سے دلی فرحت حاصل کرین ۔ آمین ۔

سیرۃ الفاروق کی نسبت ہمارے مخدوم معظم و مکرم جناب مولانا آنریبل جسٹس مولوی سید امیر علی صاحب رضوی بار ایٹ لا سی ۔آئی ۔ ای جج ہائی کورٹ کلکتہ مصنف کتاب لاجواب سپرٹ آوف اسلام و لائف آف محمد وغیرہ وغیرہ کے ایک گرامی نامہ سے حسب ذیل الفاظ نقل کرکے نہایت خوش ہین کہ :-

”آپ کی کتاب سیرۃ الفاروق کا کچھ حصہ مین نے پڑھا ہے۔ مجھے نہایت مسرت ہوئی۔ یہ کتاب اردو زبان مین نہایت ہی قابل قدر ہے اور اُن لوگون کو جن کے لیئے آپ نے محنت شاقہ اُٹھائی ہے نہایت فائدہ بخشے گی۔“

جمون مین نئی قسم کی دلچسپیون کا زمانہ آیا ہے۔ فخر قوم سردار محمد حیات خان بہادر سی ۔ ایس ۔ آئی سینیر ممبر کونسل کے وجود گرامی سے یہ تہذیب اور شایستگی کے تازہ طریقے جمون مین رواج پانے لگے ہین چند روز ہوئے سردار عالی تبار نے دریائے توی کے کنارے پر ایک نہایت پُرلطف پکنک پارٹی دی تھی جس مین سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر اور جناب راجہ صاحبان و ممبران کونسل و دیگر اراکین دولت شریک ہوئے تھے ۔

اس کے بعد ۱۹ ۔ ماہ حال کو حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی طرف سے ایک ویسی ہی پرلطف پارٹی دی گئی جس کی حسب ذیل کیفیت سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۲ ۔ اپریل مین چھپی ہے ۔

”حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر نے ۱۹ تاریخ کو ستواری مین ایک سٹیٹ پکنک پارٹی اپنے بھائیون اور ممبران کونسل کو دی۔ اس پُرلطف تفریحی جلسے مین نہایت کام یابی ہوئی۔ جس کی تعریف اور تحسین کے نہایت مستحق جناب کپتان ٹرس صاحب ہین جن کے سپرد اس کا اہتمام و انتظام ہوا تھا۔ اس کے اختتام پر حضور مہاراجہ صاحب بہادر اور اُن کے بھائی اور جناب سردار محمد حیات خان صاحب نشانہ بازی کرتے رہے ۔ اس قسم کے سوشل تفریحی جلسے جمون مین بالکل ایک نئی چیز ہین اور اُن سے اراکین دولت و خاصان ریاست کے درمیان محبت اور اتحاد کو ترقی دینے کے امر مین نہایت مفید اثر پیدا ہوگا۔ جو اس طرح پر سازشی اشخاص کے ساتھ سازشون مین شریک رہنے کے واسطے جدا جدا ہونے کے بجائے اپنی فرصت کے گھنٹون کو ایک دوسرے کی صحبت مین بسر کرنے کا لطف اُٹھانے مین مصروف رہین گے“

درحقیقت سول کا یہ آخری فقرہ نہایت ہی بجا ہے کہ اس تازہ قسم کے پُرلطف جلسون سے صرف مہذب اور شایستہ اطوار اور طریقے لطف صحبت اُٹھانے کے ہی ریاست مین شایع نہ ہون گے بلکہ اراکین ریاست کے باہمی اتحاد اور اتفاق اور محبت اور خلوص پر نہایت ہی مفید اثر پیدا ہوگا۔ خدا ان نئی دلچسپیون کے بانی کو سلامت باکرامت رکھے ۔ آمین ۔

مولانا مولوی نذیر احمد صاحب اور مُنشی محرم علی چشتی کے مقدمے کی تاریخین ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ اپریل مقرر ہوئی تھین ۔ طرفین سے گواہون کی فہرستین داخل ہوگئی تھین ۔ ان تاریخون مین گواہون کے اظہار ہون گے میان چشتی کے گواہون مین ہز ایکسلنسی نواب سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام دولت نظام حیدرآباد اور ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر بہاول پور بھی لکھوائے گئے ہین ۔ بڑے بڑے آدمیون کے بڑے گواہ ہوتے ہین ۔

جھوٹون پر خدا کی لعنت ۔ میان چشتی یہ تو کہے جاتا تھا کہ فخر قوم سردار محمد حیات خان بہادر مولانا مولوی نذیر احمد صاحب پر کو نالش کرنے کے واسطے دلی سے لیئے گئے تھے ۔ اس کے سوا اب یہ کہنا شروع کیا ہے کہ نالش سرسید کی سرپرستی سے ہوئی ہے اور یہ کہ نیچری لاہور مین جمع ہورہے ہین اور یہ کہ اب سرسید بھی لاہور آنے والے ہین اس سب کا جواب یہی ہے کہ جھوٹون پر خدا کی لعنت ۔

میان چشتی نے اب بے چارے ناواقف لوگون کے بہکانے اور کچھ لے مرنے کے واسطے یہ نیا حیلہ نکالا ہے کہ اخبار مین یہ لکھنا شروع کیا ہے کہ عدالت مین اسلام قدیم اور نیچریت کا مقابلہ ہے۔ اور انجمن ہمدردی رفیق ہند لاہور مین قائم ہوئی۔ لوگ بے مانگے دے رہے ہین۔ مطلب یہ ہے کہ باہر کے لوگ اس موقع پر ایسے دھوکون مین آکر کچھ دے نکلین۔ کوئی اُس کو کچھ دے یا نہ دے ہمین اس سے کچھ بحث نہین مگر اسلام قدیم اور نیچریت کے مقابلہ کا حیلہ یہ اُس کی بلند پروازی ہے۔ اگر گالیان دینا۔ جھوٹ اور فحش بکنا۔ بزرگان قوم کے حق مین ناروا اور ناسزا کہنا (معاذ اللہ منہا) آپ کا نام اسلام قدیم ہے تو بےشک اسلام قدیم اور جدید کی لڑائی ہے اور اگر یہ نہین ہے تو یہ سب کچھ مانگنے کا حیلہ ہے۔ مگر سیدھے لفظون مین کیون نہ مانگ لیا جاے۔ اسلام مظلوم کو کیون بدنام اور بے عزت کیا جاے جو خدا کے فضل سے ایسے لوگون کی خودغرضی اور فضول گوئی سے قیامت تک بدنام اور بے عزت نہین ہو سکتا۔

میان چشتی کے اس فقرے کا مطلب بھی ہم بخوبی سمجھتے ہین کہ جھوٹ کا خزانہ اُس کے خلاف مقدمے مین استعمال کیا جاے۔ اس سے بھی وہ کچھ لے ہی مرے گا۔

ہم نے سنا ہے کہ میان چشتی نے سواے اُن دو استغاثون کے جو اُس نے مولانا مولوی نذیر احمد صاحب کے استغاثہ کے بالمقابل اُن پر دائر کئے تھے ایک اور استغاثہ مولوی صاحب پر دائر کیا ہے اور علاوہ ازین سرور گورنمنٹ عالم تصویر کانپور۔ اور جناب قبلہ خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب پر بھی استغاثہ کیا ہے۔ اس سے غالباً میان چشتی کو یہ توقع تو نہ ہوئی کہ ان نالشون کا کچھ نتیجہ پیدا ہوگا مگر کم سے کم اتنا ضرور ہوگا کہ اُس کی بالمقابل لیڈری کی ہوا بندھی رہے گی۔

افریقہ مین اسلام (Islam in Africa)

یہ نام ہے اُس انگریزی لکچر کا جو باغبانپورہ کے میان فضیلی کے فخر اور قوم کے ہونہار اور قابل اور برگزیدہ نوجوان جناب مولوی میان محمد شاہ دین صاحب بی اے بارسٹرایٹ لا نے ینگ مینز محمڈن ایسوسی ایشن کے پہلے سالانہ جلسہ مین شروع ۱۸۹۲ء مین دیا تھا اور رسالہ مین چھپ کر شائع ہوا ہے۔

ہم نے اس قیمتی اور نادر لکچر کو نہایت شوق اور دلچسپی اور بے انتہا مسرت کے ساتھ پڑھا ہے اور اپنے مخدوم میان صاحب ممدوح کی نسبت جو ذکر ہے اُن کی اعلی درجے کی قابلیت اور انگریزی زبان پر کماحقہ قدرت حاصل ہونے اور اُن کی قومی ہمدردی کے خیال کے سُنتے تھے اُن کی تصدیق کرنے کے لائق اور آمادہ ہوے ہین۔ اور ہر ایک شخص جو اس لکچر کو پڑھے گا جناب ممدوح کی علمیت اور قابلیت اور وسعت معلومات اور فصاحت و بلاغت اور قومی ہمدردی اور تائید اسلام کے قابل تعریف خیال اور کوشش کی ایسی ہی قدر کرے گا اور اپنی قوم مین ایک ایسے قابل اور عالم نوجوان کے پیدا ہونے پر جو قوم کا نام روشن کرنے والے اور قوم کے واسطے مایہ ناز ہون گے فخر کرے گا اور خداوند کریم کے اس فضل و کرم کا شکر کرے گا۔

معزز لکچرر نے اس لکچر کی نسبت جس مین بزرگ اسلامی ہاتھون نے اول ہی اول اُس براعظم مین پہونچنے اور اسلام کی اشاعت کے شروع ہونے کے وقت سے لے کر ان پچھلے دنون تک جب کہ اسلام اور عیسائیت کا افریقہ مین مقابلہ ہو رہا تھا اور عیسائیت کی نہایت سرگرمانہ مساعی اور شدید کوششون کے مقابلہ مین بھی اسلام محض اپنی صداقت اور سچائی کی قوت سے غلبہ پا رہا تھا جیسا کہ وہ اب تک پا رہا ہے تاریخی واقعات صحیحہ سے استدلال کر کے نہایت واضح طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ عیسائیت کو اسلام کے مقابلے مین کبھی فروغ نہین حاصل ہو سکتا۔ اور تمام براعظم کا ایک ہی مذہب آخرکار وہ دین حق اسلام ہوگا جس کی صداقت اور سچائی محض تائید ایزدی سے تمام دنیا کو اس کے قبول کرنے کے واسطے تیار کر رہی ہے۔ ہم کوئی مفصل ریویو نہین لکھنا چاہتے اور اُس بے نظیر عالمانہ اور محققانہ لکچر کی قدر اس سے بہتر کسی طریقے سے نہین کر سکتے کہ اُس کا اُردو مین ترجمہ کر کے اپنے ناظرین کے واسطے جو اُس کو انگریزی مین نہ پڑھ سکتے ہون اور اپنی زبان کو اس قیمتی دولت سے محروم نہ رہنے دینے کے واسطے اپنے اخبار مین چھاپ دینا چاہتے ہین جو ان شاء اللہ تعالی عن قریب ہم ایسا کر سکین گے۔

ہم اپنے معزز لکچرر کو اُن کے ایسے بے نظیر لکچر پر اور اپنے بزرگان باغبانپورہ نہین اپنی تمام قوم کو اس موقع پر مبارکباد دیتے ہین اور خدا سے دعا کرتے ہین کہ وہ رحیم و کریم اُن کی لیاقت اور نیکی اور قومی ہمدردی کے خیال مین برکت دے آمین

انگریزی لکچر نایاب انجمن حمایت اسلام لاہور سے چار آنہ مین مل سکتا ہے

ایک نہایت بیش قیمت سپیچ

مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈہ کے پروفیسر جناب مسٹر تھیوڈور مارلیسن صاحب نے طلباے مدرسۃ العلوم کے جلسۂ برورہوڈ مین جو ایک نہایت قیمتی اور نہایت سچی اور نہایت قابل تعریف اور قابل شکر یہ سپیچ کی ہے وہ اس لائق ہے کہ تمام مسلمان اُس کو غور اور توجہ سے پڑھین اور ہماری قوم کے نوجوان طلبہ اُس کو سنہرے حروف مین کندہ کرا کے اپنے لیئے جزو جان بنا لین اور اس پر عمل کرین اور اُس سے نصیحت پکڑین۔

ہم اس سپیچ کو آج کے اخبار مین ذیل مین چھاپتے ہین اور مدرسۃ العلوم اور اُس کے طالب علمون کو ایسے قابل اور ایسے ہمدرد اور نیک پروفیسر کے رکھنے کے سبب سے ہزاران ہزار مبارکباد دیتے ہین

سپیچ

برادران

ہماری برورہوڈ کی بنیاد فی الحقیقت وہ محبت ہے جو ہم سب کو اپنے کالج سے ہے۔ اور اسی نیک تعلق کے باعث سے ہم نے اقرار کیا ہے کہ انجمن برورہوڈ کے استقلال اور استحکام کے لیئے ہم مین سے ہر شخص اپنی آمدنی کے موافق انجمن کی مدد کرے گا۔ یہ امر فیصل ہو چکا ہے کہ اس مقصد کی تکمیل کے لیئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ چندے کے ذریعے سے ایک سرمایہ جمع کیا جاے

اس کالج کو ہمیشہ کے لیئے مستحکم بنیاد پر قائم کرنے کا خیال آج مین صرف اسی محبت کی وجہ سے نہین پیدا ہوا جو مدرسے کے ہر چھوٹے بڑے طالب علم کو اس چار دیواری سے اس لیئے ہے کہ وہ یہان پلا ہے بلکہ ہماری یہ آرزو اس یقین کے سبب سے ہے کہ یہ کالج مسلمانون کی قومی ترقی مین بڑی مدد کرے گا۔ یہ ظاہر ہے کہ جس حیثیت کے کالج آج ہندوستان مین قائم ہین اُن مین سے کوئی بھی ایک ایسے عظیم الشان کام مین جس مین کسی قوم کی ترقی مقصود ہو مدد نہین کر سکتا۔ کیونکہ بڑے بڑے فلاح کے کام اور قومی محبت صرف درسی کتابین پڑھنے اور چند امتحان فراہم کرنے سے سرانجام نہین ہو سکتے مین چاہتا ہون کہ ہم اس وقت اس بات پر غور کرین کہ ہم اس کالج کو کس درجہ کا کالج بنانا چاہتے ہین اور اُس کے لیئے کیا کیا اُمید رکھتے ہین۔

پہلی بات جو اس کے متعلق ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا کالج جس قدر اب ہے اُس سے بڑا ہونا چاہیئے۔ اس خیال سے میری مراد صرف یہی نہین ہے کہ طالب علمون کی تعداد کے لحاظ سے وہ بڑا ہو۔ کیونکہ یہ امر بھی ہر ایک درس گاہ کی ترقی کے لیئے نہایت مفید ہے۔ طلبا کی تعداد کا کثیر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جب کسی مدرسے مین بہت سے چھوٹے لڑکے ساتھ رہتے ہین تو اُن کی سمجھ بہت بڑھ جاتی ہے جس مدرسے مین طالب علم کم ہوتے ہین خواہ اُس کا انتظام کتنا ہی اچھا ہو لیکن اُس کا اثر طلبا پر اچھا نہین ہوتا بلکہ اُن کے سخت نقصان کا باعث ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستان کے راجکمار کالجون سے یہ بات بالکل ثابت ہے۔ برخلاف اس کے ایک بڑا مدرسہ جس مین طالب علم کثرت سے ہون اور اُس کا انتظام بھی اچھا ہو تو وہ تعلیمی مقاصد کے لیئے سب سے بہتر ذریعہ ہوتا ہے

اس مین کسی طرح کا شک نہین کہ ہر ایک درس گاہ کے لیئے عمدہ انتظام کا ہونا ضروری ہے مین انتظام کے واسطے گائڈنس کا لفظ استعمال کرتا ہون جس سے میری مراد ایسا انتظام کرنا ہے جو طلبا کی طبیعتون کو عمدہ باتون کی طرف رجوع کرے۔ یعنی اچھی باتون کی طرف اُن کی رہنمائی ہو۔ کیونکہ کوئی شخص اس کا دعوی نہین کر سکتا کہ وہ ہزار نوجوانون کے خیالات اور خواہشون کو اپنی مرضی کا بالکل تابع کر لے گا۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لیئے یہ ضروری ہوگا کہ کالج کی موجودہ سکیم بڑھائی جاے

ہم انسان کے خیالات کو جو اپنے اصاطہ غیر متناہی ہین کبھی کسی کے کہین ہو بنچ سکتے ہین کبھی اس طرح سے مطیع نہین کر سکتے جس طرح ایک فوجی افسر قواعد دان سپاہیون کی ایک جماعت کو اپنے حکم کا تابع رکھتا ہے اس لیئے ہمارا یہ خواہشمند ہونی چاہیئے کہ ہم اپنے طلبا کے واسطے ایسے اسباب مہیا کر دین اور اُن کی تعلیم اور تربیت کے لیئے ایسی عمدہ صحبتین پیدا کر دین جس سے اُن مین نیکی کی طرف رغبت اور بُرائی سے نفرت پیدا ہوتی رہے۔ اس قسم کے بہت سے ذریعے ہین جو اس نیک مقصد کی تکمیل مین مدد کر سکتے ہین اگرچہ اُن مین سے کوئی ذریعہ ایسا قوی نہین ہے جس سے ہمارا مدعا نکلتا ہو لیکن ان تمام ذریعون کے مہیا کر دینے سے وہ باتین ضرور پیدا ہو جائین گی جو ہمارے نوجوان مسلمانون کو اچھی باتون کی طرف رجوع کرین۔

آپ مین سے بہت لوگون کو معلوم ہوگا کہ مجھکو اس بات کا ہمیشہ کس قدر خیال رہا ہے کہ کالج مین دینیات کی تعلیم نہایت باقاعدہ طور پر جاری رہے۔ انگلستان کے کالجون مین ایک افسر ہوتا ہے جس کو ڈین کہتے ہین اس افسر کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ اپنے کالج کے طلبا پر نظر رکھے کہ کوئی راستی اور مذہب کی راہ سے علیحدہ تو نہین ہوا۔ اگر اُسے معلوم ہوتا ہے کہ فلان طالب علم اپنے مذہبی فرائض مین غفلت کرنے لگا ہے تو اُس طالب علم سے علیحدہ طور پر گفتگو کرتا ہے اور اُس سے بحث کر کے سمجھا کر نصیحت کر کے غرض جس طرح ہو سکتا ہے اُس کے مذہبی خیالات کی کمی کو پورا کر دیتا ہے وعظ و پند کے ذریعے سے وہ طلبا مین عالی خیالات پیدا کرتا ہے اور اُن کو اُس مقابلہ کے لیئے زیادہ قوی کر دیتا ہے جس مین برائی سے بچنے کے لیئے ہر ایک نوجوان طبیعت کو قوت آزمائی کرنی پڑتی ہے۔ اور جو فی الحقیقت ہر ایک نوجوان کی زندگی کا سب سے زیادہ سخت حصہ ہوتا ہے میرا یقین ہے کہ علی گڑھ مین ایسے نیک آدمی ضرور نکلین گے جن کی دلی خواہش ہوگی کہ اُن کے ہم مذہب خدا کے سچے اور مطیع بندے رہین۔ بہت مولوی ایسے ہوتے ہین جن سے مستفید ہونے کے لیئے دور دراز سے لوگ آتے ہین۔ اگر ان علماے اسلام مین سے ایک شخص یہان آئے تو اس کو بہت نیک کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

اورینٹل یعنی مشرقی علوم کی تعلیم جو اس کالج کا ایک خاص مقصد تھا دوبارہ جاری ہونی چاہیئے۔ مین اس بات کو زور دے کر سمجھانا چاہتا ہون کہ یہ مسلمانون کا کالج مسلمانون کے ادب اور تواریخ پر نظر رکھتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ایک دن اس کالج کے لیئے ایسا آئے گا کہ بڑے بڑے عالم عرب اور فارس کی زبانون ہی پر لکچر نہ دین گے بلکہ نحو۔ قانون اور تمام اسلامی علوم کی تدریس کرین گے میری آرزو ہے کہ مشرقی علوم مین مغربی علوم کے میل سے جدید لطف پیدا کیا جائے۔ مشرقی علوم زمانہ دراز سے ایک ہی چال پر چلے آتے ہین لیکن چونکہ اس کالج مین ہر شخص مغربی علوم سے بھی بہرہ مند ہوگا اس لیئے علوم قدیمہ کی بڑی ترقی ہوگی اور علوم جدیدہ کے پیوند سے اس مین نہایت شیرین اور خوش رنگ ثمر پیدا ہون گے۔

اس غرض کی تکمیل کے لیئے مین امید کرتا ہون کہ ایک روز کالج اس قابل ہو جائے گا کہ وہ فیلوشپ مقرر کر سکے یعنی ایسے لائق لوگون کے واسطے وظیفے مقرر کرے جو اپنی لیاقتون کا کافی ثبوت دین اور اپنی زندگی کو تحقیق فن اور اکتساب علم پر وقف کر دین۔ اس قسم کی لائق جماعت کا ہم لوگون مین رہنا ہمارے خیالات کو بہت ترقی دے گا جو بغیر ایسے سامان کے صرف درسی کتابون اور فضول گوئی پر منحصر رہ جائین گے۔ یہ عالم جن کو ہم فیلو کہین گے کالج مین لکچر دین گے۔ لیکن یہ ضرور نہ ہوگا کہ وہ صرف درسی مضامین ہی پر لکچر دین بلکہ وہ طلبا کے سامنے اپنی جدید تحقیقات کے عمدہ نتائج بھی بیان کرین گے۔ ان عالمون کی صحبت کا اثر یہ ہوگا کہ علی گڑھ تمام علم دوست اور لائق مسلمانون کا وطن بن جائے گا اور ان فاضلون کی وجہ سے ہمارے طلبا پر ہمیشہ عمدہ اثر پڑے گا۔

جب انجمن ہو درموڈ کالج کی مالی حالت کو اعلی درجے پر پہونچاوے گی تو کالج کے اسٹاف مین انگریز پروفیسر بھی اب سے زیادہ ہو جائین گے۔ دو تین لائق عالم پروفیسرون کی وجہ سے کالج کی علمی حالت پر بلا مبالغہ بہت عمدہ اثر ہوگا۔ ان پروفیسرون کے کام صرف علمی تحقیقات اور لکچر ہون گے کہ کالج کے انتظامی کاروبار سے اُن کو پریشان نہ رہنا پڑے جو اور لائق لوگ کالج مین موجود ہون گے وہ ان پروفیسرون کی نگرانی مین جدید علمی تحقیقات مین مصروف ہون گے جس کی وجہ سے کالج کو یورپین طریقے کی شہرت اور نیک نامی حاصل ہوگی۔

ان تمام خیالات کے ساتھ ہی جن سے کالج کی آیندہ تصویر میری نظر کے سامنے ہے مین یہ کہنا نہین بھول سکتا کہ ہمارے کالج مین جسمانی ورزشون کے واسطے بھی ہر قسم کے سامان جو کم زور اور قوی دونون طرح کے طالب علمون کی ضرورتون کو رفع کر سکین مہیا ہون گے۔ چنانچہ تیرنے کے واسطے ایک حوض اور جمناسٹک کی ورزشون کی لیئے ایک اکھاڑہ اور ایک رائڈنگ اسکول جس مین گھوڑے کی سواری سکھائی جائے گی اس کالج کی چاردیواری مین موجود ہون گے اور ان سب کے متعلق ہمیشہ باقاعدہ تعلیم ہوگی مضبوط اور چست طالب علم کرکٹ اور فٹ بال کھیل کر اپنے جسمون کو خود سخت اور طاقتور کر لین گے لیکن جمناسٹک کی ورزشین طلبا مین اُن کی قوتون کے موافق تقسیم کر دی جائین گی چنانچہ کسی کو فوجی قواعد کسی کو ڈمبل اور کسی کو لان ٹینس سیکھنے کی ہدایت ہوگی۔ غرض کم زور طلبا کے واسطے ایسی ورزشین مقرر کی جائین گی جو اُن کی

جسمانی قوت کی کمی کو پورا کردین - ورزش کا مقصد یہ ہے کہ قوی لوگون کو اور مضبوط کر دے - لیکن جو لوگ کمزور ہون اُن کے لیئے ہر حالت مین احتیاط کے ساتھ ورزش ضروری ہے - اب مین تم سے کہتا ہون کہ ذرا اُن عالیشان عمارتون کی جو ہمارے درسگاہ کو آیندہ زینت دین گی - اپنے خیال مین تصویر تو کھینچو - مجھے ذرا بھی شبہ نہین کہ تمہارے خیال کی نظر بڑی بڑی عمارتون اور لکچر کے عالیشان کمرون سے اونچی بلند دروازہ اور اسٹریچی ہال سے بھی بلند ہو کر اُن خوبصورت گول گنبدون پر ٹھیرے گی جو کالج کی مسجد کو اپنے حسنِ تعمیر سے زیب دیتے ہون گے - یہ ہی میری بڑی خواہش ہے - جو مین نے تمہارے روبرو بیان کی ہے یہی وہ کام ہے جسکا پورا کرنا مسلمانون کی قوم پر فرض ہے - مین نے تمہارے سامنے کوئی کم درجہ کی یا خفیف تدبیر پیش نہین کی ہے - لیکن چونکہ مجھ کو یقین ہے کہ تمہارے دل مین یہ خیال ہے کہ ہم کو ایک بڑا کام کرنا ہے - اس لیئے تمہارا فرض ہے - کہ اس بڑے کام کو انجام دینے کے لیئے خود بھی اُسی قدر بڑے بنو تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی نسبت یقین کرو کہ ہم کچھ کر سکتے ہین جو کل قوم مل کر نہ کر سکے

شاید یہ ہو کہ بڑے کام کے لیئے تم مین بڑے خیالات نہ پیدا ہون اور اس لیئے تم اُس کام سے دست کش ہو - مین نے لوگون کی یہ رائے سُنی ہے کہ مسلمانون کو علی گڈھ ہی کے کالج پر اکتفا نہ کرنا چاہیئے - بلکہ چند اور کالج علی گڈھ کے نمونہ پر پنجاب اودھ اور برار مین قایم کرنے چاہیئین - اس کے معنی یہ ہین کہ ایک عظیم الشان کام کو جو تمہارے ہاتھ مین ہے چھوڑ دو اور اور چھوٹے چھوٹے کامون کو پورا کر کے صبر کرو - اگر تم ایسا کروگے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا کہ کلکتہ کے بنگالیون - پارسیون اور سکھون کی تقلید کرو اور اُن کے قدم بقدم چلو - کیونکہ ایسے چھوٹے کام تو ہر ایک بڑے شہر کے لوگ کر سکتے ہین - یہ بات تم کو کیا علو ہمتی کا سبق دے سکتی ہے کہ ہندوستان کے تمام مسلمانون کی باہمی کوششون سے ملک کے دو یا تین صوبون مین انگریزی کی چند درسی کتابین پڑھائی جانے لگین - اگر تم اپنے خیالات کو بڑی بڑی تدبیرون مین مصروف نہ کروگے تو تم ہرگز یہ نہ جان سکوگے کہ تم مین اب تک کسی بڑے کام کو پورا کرنے کی قابلیت اور قدرت ہے اگر تم اپنے مقاصد اور اغراض کو خفیف باتون مین محدود کر دوگے تو یہ ہوگا کہ تم جان کر اپنے اُس اچھے رتبہ کو جو دنیا کی تمام قومون مین تم کو حاصل تھا بالکل چھوڑ بیٹھے یہ بات وہ ہوگی جس سے تم کو اقرار کرنا ہوگا کہ ہان وہ وقت گذر گیا جب تم کوئی بڑا کام کر سکتے تھے - کام بھی ایسا بڑا جس کا انجام دینا دوسرون کی قوت مین نہ تھا - تم سب کے سامنے - اپنے تئین ذلیل طبیعت کے لوگون مین شمار کروگے اور اُن قومون مین ایک ہو جاؤگے جن کے قدم ایسے حکمہ کام بھی نہین دیتے جن کا راستہ دوسرون نے اُن کو نہین بتایا ہے - بہت سے مسلمان آج کل ایسے ہین جن کے دل بجھ گئے ہین اور اُن کو یقین ہو گیا ہے کہ مسلمانون کی شان و شوکت کا راز ہمیشہ کے لیئے اور خصت ہو گیا - اپنے قوم کو جگانے کے لیئے اور یہ ثابت کرنے کے واسطے کہ نہین ہماری قوم اب تک بڑی ہے تم کو جوانمردی اور عالی ہمتی سے کوئی بڑی تدبیر سوچنی چاہیئے اور کسی زبردست کام کی بنیاد ڈالنی چاہیئے - وہ کام تمہارا کالج ہے جس کا نقشہ مین نے ابھی تمہارے سامنے بیان کیا ہے اس خیالی تصویر کو اصلی تصویر اس طرح دکھاؤ کہ تمہارے کالج کی تعمیر ہین کی آختین ہون اور تمہارے کالج کے خزانہ مین کھری چاندی کے ٹکسالی روپیہ بھرے ہون اگر یہ ہی خیالات ہمارے دلون مین رہے اور ہمارے کالج کے نصیب مین بھی درسگاہ بننا ہو جیسے کہ ہماری آرزو ہے تو پھر اگر گورمنٹ یا کسی کروڑپتی انگریز کی فیاضی سے ہمارے کالج کی حالت بہتر ہو گئی اور اسکا احسان مند ہونا پڑا تو ہم کو کیا خاک خوشی ہو سکتی ہے پھر تم مین سے کوئی ایسا ہوگا جس کا دل عالیشان کمرون کو دیکھ کر یا مسجد کے سفید منارون پر نظر ڈال کر اور یہ خیال کر کے کہ دوسرے غیر کے روپیہ سے بنے ہین خوش ہوگا - برا ہو یا بھلا مگر یہ ضرور ہے - کہ مسلمانون کا کالج مسلمانون ہی کا ہو جس سے ثابت ہو جاوے کہ تمہارا کالج تمہاری اُن نیک تدبیرون اور محنت کی پکی شہادت ہے جن کے سوچنے اور عمل مین لانے کی تم کو اب تک قدرت حاصل ہے اگر انگلستان یا امریکہ کا کوئی قارون وقت سوداگر جسکی آمدنی کروڑ بارہ کروڑ کی ہو کبھی ہندوستان مین آنکلے اور دس پانچ لاکھ ہمارے طرف بھی خیرات مین پھینک جاوے تو میرا یقین ہے کہ اس روپیہ سے ہمارے کالج کو وہ ضرر پہونچ سکتا ہے جو ہمارے دشمن اپنی عداوت سے ہمکو نہین پہونچا سکتے -

اب تم سمجھ جاؤ گے کہ مین کیون انجمن برور ہوڈ پران باتون کا زور ڈالتا ہون دنیا کی ہر ایک قوم کی زندگی مین اُس ہنگامہ پر نازک وقت آتا ہے۔ یہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ جس مین اُس قوم کی آیندہ حالت "تذبذب مین ہوتی ہے اور اُس کا اندازہ یقین کے ساتھ کچھ نہین ہوسکتا۔ یہ نازک زمانہ اکثر قلیل ہوتا ہے ایک نسل کی عمر سے زیادہ نہین ہوتا۔ اگر یہ نسل اُس خطرے کو جو آگے آنے والا ہے معلوم نہین کر لیتی اور اُس کے دفعیہ کے لیئے قوت کو کام مین نہین لاتی۔ بلکہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہتی ہے تو انجام یہ ہوتا ہے کہ اُس قوم کا زوال شروع ہوتا ہے اور اُس کی ہر چیز ذلیل ہوتی جاتی ہے اور آخرکار دُنیا سے اُس کا نام اُٹھ جاتا ہے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ جو کچھ ہونا ہے اچھا یا بُرا وہ ہندوستان کے مسلمانون کے لیئے آیندہ پچاس برس مین ہو رہے گا۔ اس لیئے مین کہتا ہون کہ مسلمانون کی قسمت کا فیصلہ کس کے ہاتھون مین ہے۔ اس کا فیصلہ تمہارے ہاتھون مین ہے۔ تم جو میرے سامنے اس میز کے گرد بیٹھے ہو اگر تم غافل اور کاہل رہوگے تو تمھاری اولاد کو سخت آفت اور مصیبت کی کش مکش مین گرفتار ہونا پڑے گا۔ لیکن تمھاری اولاد کی اولاد کو معلوم ہو جائے گا کہ تذبذب کا زمانہ گذر چکا اور مسلمانون کی قوم پر وہ زوال شروع ہو گیا جس کا اب روکنا انسان کی قوت سے خارج ہے۔ یہ ہرگز نہ خیال کرو کہ مین تم کو اس کا یقین دلاتا ہون کہ اگر مسلمان کوشش نہ کرینگے تو اس ملک سے اُن کی قوم معدوم ہو جائے گی نہین۔ قومین بڑے بڑے درختون کی طرح زوال پذیر ہوتی ہین۔ گو بڑی لیاقتون کے لوگ کبھی کبھی پیدا ہون گے لیکن بہت کم اور تھوڑے زمانے کے لیئے نظر آئینگے جس طرح سے کسی بڑے اُفتادہ درخت پر کہین کہین نئی شاخین نکل آتی ہین اور اُن مین ہری ہری کونپلین بھی پھوٹ آتی ہین لیکن تھوڑے دن کے بعد وہ سب مُرجھا کر خاک ہو جاتی ہین پس ہندوستان کے مسلمانون کی حالت بھی ایسی ہی ہو جائے گی جیسی ملک روس کے مسلمانون کی ہے جو ایک منتشر گروہ ہے اور نہایت درجہ حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اُس کے لوگ ذلیل کاشتکار ہین جن کے باپ دادا مفتوح ہوئے اور اُن کی اولاد کو بڑے شہرون مین کمین پیشے اختیار کرنے پڑے۔ وہ قوم تاتار جس کے باجگذار روس کے شہنشاہ اور بادشاہ جن کی عملداریان روس کے وسیع کوہستانی ملک مین جابجا نہین رہ چکے تھے اب اُسی قوم کے لوگ اُس کو خوش نصیبی سمجھتے ہین کہ چوبے پکڑ کر پیٹ بھر لین اور روزی کے لیئے پھٹے پرانے کپڑے گلی گلی بیچتے پھرین۔

شاید تمھاری اولاد کی بھی یہی حالت ہو اور ضرور ہو گی اگر موجودہ نسل غفلت سے نہ چونکے اور ہاتھ پیر نہ ہلائے۔ تم جو اس وقت یہان موجود ہو تمھارا فرض ہے کہ اپنی زندگی کا بیش بہا حصہ اور تمام قوتین ایسے کام مین صرف کرو جس سے تمھاری قوم آنے والی بلاؤن سے بچ سکے۔

آخر مین مین تم کو یاد دلاتا ہون کہ تم اس بھائی کے لفظ کو جس سے ہم یک دوسرے کو پکارتے ہین ہمیشہ اپنے دل مین رکھو۔ جب تمھاری عمرین زیادہ ہون گی اور جب معاملات کو فیصلہ کرنا خاص کر ایسے کامون مین جو قومی بہبودی کے لیئے تم کو مل کر کرنے پڑین گے تمھارے اختیار مین ہوگا۔ تو یاد رکھو ضرور تمھاری رائے مین اختلاف پیش آئین گے۔ ایسے کامون مین اختلاف آرا کسی طرح بند نہین ہوسکتا اور نہ مین چاہتا ہون کہ ایسا ہو کیون کہ یہ اختلاف اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ خیالات عمدہ اور اصلی ہین۔ غرض ان اختلافات کی وجہ سے یہ ہوگا کہ تم ایسے مخالف فریق قائم کروگے جن سے رائے کے اختلافات مخاصمتون مین تبدیل ہو جائینگے جس کا بڑا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنی ذاتی عداوتون کی بے دردی مین ایک مفید کل کے پُرزے جدا جدا کر کے رکھ دوگے۔

مین تم کو اس لیئے اس بات کی نصیحت کرتا ہون کہ مین تمھاری طبیعتون سے خوب واقف ہون۔ مین نوع انسان کے متعلق ایسے کلیات جو اُس کی جامع تواریخ سے نکلتے ہون بیان نہین کرتا بلکہ وہ باتین بتاتا ہون جو ایک بھائی دوسرے بھائیون کے عیب ایک گھر مین رہ کر معلوم کر سکتا ہے تم کو اپنی تمام زندگی مین یہ بات پیش آئے گی کہ جب کوئی تمھاری مخالفت کریگا تو تم کو اُس سے دشمنی کا خیال پیدا ہوگا۔ لیکن یاد رکھو کہ ہر ایک انسان کو خواہ وہ کتنا ہی نیک اور اچھا ہو ایسی مخالفتین پیش آتی ہین تم کو ایسی حالت مین ترغیب ہوگی کہ جس شخص نے تمھاری رائے کو ہٹا کر تم کو شکست دی ہے تم اُس سے سخت عداوت رکھو۔ اس خیال سے تم اپنے دوستون کو شریک کر کے اُس کام سے جس مین تم مل کر کام کرتے تھے علیحدہ ہو جاؤگے اور اگر ممکن ہوگا تو اُس کام کو بالکل ہی غارت کر دوگے۔ حالانکہ تم اس بات کے مقر ہوگے کہ وہ کام اچھا تھا۔ لیکن اس وجہ سے کہ تمھاری رائے کے

موافق نہین ہوا تم نے اُس کو تباہ کر دیا۔

تم بھی ایسا ہی کروگے۔ یہ مین اس لیے کہتا ہون کہ یہان تم نے فریق بنا رکھے ہین جو ایک دوسرے کی اس قدر سخت مخالفت کرتے ہین جس کی مثال انگلستان مین بھی میری نظر سے کبھی نہین گذری۔ جو کچھ تمھاری حالت ہے وہی کل ہندوستان کے مسلمانون کی ہے۔ تم اپنے ذاتی خیالات کو قومی فلاح کے خیالات کا مطیع نہین کرتے۔ یہی کیفیت مین تمام اسلامی تواریخ کی دکھا سکتا ہون اور میرے خیال مین یہی وہ نقص ہے جس نے دنیا کی قومون مین تمھاری قوم کی آج یہ حالت کر رکھی ہے۔

مسلمانون کی تواریخ کے کسی حصہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جاے گا کہ سلطنتون کی سلطنتین آپس کی خانہ جنگیون سے اپنے اوپر خود تباہی لائین اور دوسرون کے قبضے مین چلی گئین۔ اندلس مین عربون کی مثال لو جب تک اسلامی سلطنت کا وہان دور رہا مسلمان ہمیشہ آپس مین جھگڑتے رہے جب تک عیسائی اُن کی سلطنت مین کم تھے اور ملک کے ایک گوشے مین مصیبت سے زندگی بسر کرتے تھے۔ اُس وقت تک تو یہ آپس کے جھگڑے صرف بداخلاقی ہی کا ثبوت تھے تباہی کے پیغام نہ تھے لیکن جو زمانہ اس کے بعد غرناطہ مین گذرا اُس کو دیکھنا چاہیے۔ عیسائیون نے مسلمانون پر وہ غلبہ پایا کہ نصف سے زیادہ اندلس پر قابض ہو گئے۔

شاہ فرڈی نینڈ نے عام طور پر اعلان کیا کہ مسلمان اندلس سے نکال دیے جائین۔ عیسائی نائٹ (سپاہی) تمام یورپ سے اس مذہبی مہم مین لڑنے کے لیے جمع ہو گئے۔ مسلمانون نے اپنے گھر بار اور مذہب کے لیے لڑنا شروع کیا۔ غرناطہ مین اس وقت تک ایک عیسائی سلطنت ایسی قائم تھی جو عیسائیون کا لڑائی مین اچھی طرح مقابلہ کر سکتی تھی۔ لیکن ایک مسلمان مورخ نے لکھا ہی کہ اس حالت مین بھی مسلمان باہمی تنازعات مین غالب رہنے کے لیے کفار سے مدد چاہتے تھے۔ چونکہ عیسائیون کی یہی خواہش تھی کہ مسلمانون مین خانہ جنگیان ہوتی رہین کیون کہ اس ذریعے سے ملک پر وہ اپنا تسلط کرتے جاتے تھے اس لیے اُنھون نے فوراً مسلمانون کو قومی کمک دینی شروع کی۔ دوسری مثال او سُنو جب غرناطہ مین دو وارث تخت کے کھڑے ہوے تو اُنھون نے اپنی سازشین ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لیے اس وقت تک بند نہین کین جب کہ دشمن اُن کے سر پر کھڑا تھا جہان جیسی دفعتہ دونون

اپنے فائدے اور دوسرے کے نقصان کی تدبیرون مین مصروف تھے تو اُن کو مجبوراً یہ دیکھنا پڑا کہ اُن کی سلطنت اُن کے ہاتھ سے نکل کر دشمن کے قبضے مین آگئی۔

اسی قسم کے عناد اور بغض کے واقعات کل اسلامی تواریخ مین موجود ہین جس مثال سے اس بات کی سب سے زیادہ تصدیق ہوتی ہے۔ وہ سلطنت کی فتوحات سے ملتی ہے جو وسط ایشیا مین واقع ہوئین۔ وسط ایشیا کے مسلمانون کو معلوم تھا کہ وہ کس مقصد سے لڑتے ہین۔ روس کی فوجی قوت زبردست تھی اور برابر اُن کی طرف بڑھتی آتی تھی مسلمانون کو اس کا علم بھی تھا کہ روسی سلطنت ابتدا ہی سے اسلام کی دشمن ہے۔ لیکن مسلمانون کے بہت سے گروہ جو سرحد روس پر رہتے تھے اُن کو اس پر بھی خیال نہ آیا کہ اپنی ذاتی عداوتون کو دور کرتے جہان روسی عمل درآمد اُن کی ریاستون کے قریب ہوا اور ایک فریق نے اپنے مخالف مسلمان فریق کے خلاف لڑنے کے لیے روس سے مدد چاہی۔ گورنمنٹ روس اس حالت مین کب غفلت کر سکتی تھی۔ اُس نے فوراً ایک عملداری پر قبضہ کر کے دوسری کو اپنی حفاظت مین کر لیا جس کے مالک کو فوراً معلوم ہوا کہ فریق مخالف کے زیر ہونے پر اُس کو خوش نہ ہونا چاہیے تھا۔ اور دیر مین خیال آیا کہ غیر کے مقابلے مین ہر ایک مسلمان کے معاملے کو اپنا معاملہ سمجھنا چاہیے۔ غرض باوجود اس علم کے کہ روسی سلطنت مسلمانون کے مذہب کی ہمیشہ سے دشمن ہے اور باوجود یہ جاننے کے کہ سلطنت روس کے ظلمون سے اُن کے ہم مذہبون پر کیا کچھ بیتی ہے کوئی مسلمان بھی ایسا نہ تھا جس نے اپنے مذہب کی حمایت مین ذاتی عناد کو دور کر کے کچھ بھی قومی جوش ظاہر کیا ہو۔ بہت سے مسلمان فرقون اور ریاستون نے اپنے ملک اور مذہب کا خیال نہ کیا اور صرف اس وحشیانہ خوشی کے لیے کہ اُن کا مسلمان حریف تباہ ہو جاے دشمن کو بلا تامل اپنے گھر مین لے آئے۔

اس حالت کے بیان کے لیے مثالون کی کیا ضرورت ہے۔ تم خود جانتے ہو کہ آج کل بھی ہندوستان مین ایسی مثالین ملتی ہین جس سے یہ قومی غلطی بغض اور کینہ کی ثابت ہوتی ہے۔ ذاتی عناد قومی بھلائی پر غالب آ جاتا ہے اور ایسے مسلمان اب بھی موجود ہین جو اپنی قوم کے بھلائی کے کام کو اگر اُن کے مٹانے سے وہ کسی دشمن پر غالب آ سکتے ہین مٹانے مین ہرگز دریغ نہ کرینگے۔

پس اگر تم ایمان داری اور سچے دل سے اس بات کا اقرار نہین کرتے کہ تم اس بغض اور عداوت کے سیاہ دھبے کو قوم کے دامن سے مٹانے کی کوشش دل و جان سے کروگے تو ہرگز تم اپنی زبان سے "بھائی" کا لفظ نہ نکالو اور کبھی ایک دوسرے کو بھائی نہ کہو یاد رکھو کہ یہی قومی داغ بہت سے ادبار کا جو تمہاری قوم پر گذر رہے ہین باعث ہوا ہے۔ اور جب تک تم اس کو بالکل نہ مٹا دوگے تم ہرگز ترقی نہ کرسکوگے جب ایک کام کو بہت سے آدمی مل کر کرتے ہین تو اختلاف آرا ضرور پیش آتا ہے۔ جب تک ایسے کامون مین کسی خاص امر کا فیصلہ نہوا اپنے دلائل برابر پیش کرو اور جہان تک ممکن ہو اپنی راے کی تعمیل کے لیئے پے روی کرو کیون کہ تم اپنی راے کو اس کام کے لیئے بہترین یقین کرتے ہو۔ لیکن جس وقت کثرت راے سے فیصلہ ہو اس کو صفائی کے ساتھ تسلیم کرو اور اس کی تعمیل مین اسی دم سے کوشش کرو گویا وہ راے تمہاری ہی تھی۔ اور اس پر اس طرح عمل کرو کہ اس مین کامیابی ہو۔ کسی کام کو جس سے قوم کا فائدہ ہے اس خیال سے کبھی نہ بگاڑو کہ جو کچھ تم نے اس کے حق مین بہتر سمجھا تھا وہ نہ ہوا۔

یہ ہی وہ سبق ہے جو مسلمانون کو اس کشمکش کے زمانے مین سیکھنا چاہیئے یہ ہی وہ سبق ہے جو حکومت اور ثروت نے ان کو نہین سکھایا۔ لیکن تم سب کے لیئے اس کا سیکھنا سب سے پہلا اور ضروری کام ہے۔ تم سب کو چاہیئے کہ اپنے تمام ذاتی خیالات کو قومی فلاح کے کامون مین دخل نہ دینے دو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو جو نتیجہ ہوگا وہ تم خود جانتے ہو۔ یہ ہی ہدایت ہر ایک اسلامی تواریخ پر جلی قلم سے لکھی ہے یہ بات تم کو اس وقت سے جاننی چاہیئے تھی جب سے تم نے ایک دوسرے کو بھائی کے نام سے پکارا ہے ان سنجیدہ الفاظ کو ہرگز لغو مہمل یا بے معنی آوازین نہ سمجھو۔

سرسید بالقابہ کے کل لکچروں اور اسپیچوں کا تمام و کمال مجموعہ - اعلی قسم سفید ولایتی کاغذ پر مطبع بلالی ساڈھورہ ضلع انبالہ میں طبع ہوا ہے اور قیمت عا ہے

المشتہر

مینیجر بلالی پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ

جنتری سنہ اٹھارہ سو ترانوے ع

مولفہ جناب ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب

مقیمی قصبہ سُہنہ ضلع گڑگانوہ پنجاب

مصنف کتاب معدن الحکمۃ وغیرہم

پر آراے مندرجہ ذیل

جناب مولوی سید محمد لطف علی خان صاحب وکیل نظام ہائی کورٹ حیدرآباد دکن کی راے — مندرجہ عنوان جنتری مین نے تمام و کمال دیکھی - واقعی قابل قدر ہے اور ہر مسافر کو اس کی بڑی ضرورت ہے - سفر مین یہ ایک طبیب کا کام دے سکتی ہے - حفظ صحت کے متعلق چھوٹے چھوٹے مفید جملے درج ہین - روزانہ تاریخ کے (جو عیسوی کے علاوہ ہجری اور بکرماجیتی بھی ہے) دیکھنے کی غرض سے خواہ نخواہ اس پر نظر پڑے گی اور وہ ضرور یاد ہوتے رہین گے - حجم کے لحاظ سے بھی جو جواہر رقم اور عمدہ کاغذ کے چوری صفحون پر ہے اس کے آٹھ آنہ مع محصول وغیرہ ارزان قیمت ہے - اور اس وجہ سے بھی اس کو ہر شخص باسانی خرید سکتا ہے -

جناب مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب وکیل نظام ہائی کورٹ حیدرآباد دکن کی راے — جنتری مذکور مین جو مین سو پینسٹھ طبی کلیے جو بمحاذات ہر ایک تاریخ کے لکھے گئے ہین - اور تحقیقات طبی از روے بیدک و ڈاکٹری و طب یونانی درج ہین قابل قدر ہین - اور فہرست کتب علم طب جو آخر حصہ مین ہے ایک مفید مطلب یادداشت ہے - اس جنتری کا ملاحظہ بلا شبہ مفید ہے -

جناب مولوی محمد زمان خان صاحب وکیل نظام ہائی کورٹ حیدرآباد دکن کی راے — حقیقت یہ ہے کہ میرے دل نے بوجہ اس کے کہ یہ جنتری ایک نہایت مرغوب چیز اور طبیعت مین بے اختیار خوشی پیدا کرنے والی ہے مجھ کو مجبور کیا ہے کہ اس راے کو نہایت مسرت سے ظاہر کرون کہ میری راے ناقص مین یہ جنتری نہایت مفید اور ہر ایک معقول شخص کے نزدیک کارآمد

اور قابل تحسین ہے۔

جنتری مذکور کا جو طبی معلومات کا خزانہ

جناب مولوی سید قمر الدین خان صاحب وکیل نظامیہ ہائی کورٹ حیدر آباد دکن کی رائے۔ نام رکھا گیا ہے حقیقت میں نہایت موزون اور حسب حال ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ جنتری فی الواقع قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ مولف صاحب کا میں دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مفید عام چیز کو عام کر دیا۔

سرمور گزٹ۔ ڈاکٹر صاحب ممدوح الاوصاف کو ہم بہت عرصہ سے جانتے پہچانتے ہیں کہ ایک عالم تجربہ کار۔ اور مستند مصنف ہیں۔ اور یہ کہ کثیر التصانیف ہیں۔ آپ کی مستند کتابوں کے بیسیوں اشتہار ہمارے صحیفہ میں بھی چھپتے رہے۔ اس جنتری کو جس پر مشاہیر سلطنت حیدر آباد دکن نے متذکرہ بالا آرا قائم کیے ہیں ہم نے بھی ایک سرسری نظر سے دیکھا ہے ہم منتظر ہیں کہ اور صاحبان رائے بھی اس پر اپنی اپنی آراء قائم کر لیں تو ہم بھی اس نادر اور مفید جنتری پر ایک مفصل اور مستقل رائے قائم کریں گے۔

پنجاب ایجوکیشنل والنٹیرز

بزرگان پنجاب کو خیال ہوا ہے کہ بغرض اعانت تعلیم مسلمانان پنجاب سے روپیہ تحصیل کیا جاوے اور ہمدردان قوم میں سے جو لوگ اس کی تحصیل اپنے ذمہ لیں اُن کا لقب والنٹیرز رکھا جاوے۔ اس غرض کے لیے جالندھر میں ایک جلسہ مسلمانوں کا ہوا اور اس کا نام "**قومی انجمن مسلمانان پنجاب والنٹیرز**" رکھا ہے مگر عالی جناب سر سید مناسب خیال فرماتے ہیں کہ والنٹیر کی زیادہ تشریح کی جاوے اور **ایجوکیشنل والنٹیرز** موسوم ہوں تاکہ کوئی شبہ نام میں نہ پڑے۔

اسی جلسے کی روئداد اور قواعد و مقاصد ہمارے پاس آئے ہیں جن کو ہم ذیل میں چھاپتے ہیں مگر ہر جگہ والنٹیر کے لفظ کے پہلے ایجوکیشنل کا لفظ بڑھا دیا ہے امید ہے کہ ممبران انجمن اس کو ناپسند نہیں فرمائیں گے

روئداد جلسہ قومی انجمن مسلمانان پنجاب ایجوکیشنل والنٹیرز

منعقدہ ۱۰۔ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۹ ہجری المقدس مطابق ۹۔ اپریل ۹۲ء

بروز اتوار بمکان جناب نیاز محمد خان صاحب وکیل واقع شہر جالندھر

اسمائے حاضرین جلسہ۔ مولوی مراد علی صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب۔ سردار بہادر صوبہ دار میجر غلام حسین صاحب۔ محمد اکبر علی خان صاحب۔ محمد بیدار علی خان صاحب۔ منشی محمد بخش صاحب۔ چودھری احمد بخش صاحب۔ نیاز محمد خان صاحب۔

باتفاق رائے مولوی مراد علی صاحب جلسہ ہذا کے صدر انجمن قرار پائے۔

رزولیوشن نمبر ۱۔ قواعد مرتبہ متعلق قومی انجمن مسلمانان پنجاب ایجوکیشنل والنٹیرز پڑھے گئے بعد غور و مباحثہ خفیف ترمیم کے بعد قواعد منظور کیے گئے جن کی نقل شامل روئداد ہذا ہے۔

نمبر ۲۔ بموجب نمبر چہارم قواعد مذکور احباب ذیل نے ایجوکیشنل والنٹیر ہونا منظور کیا اور وہ ایجوکیشنل والنٹیر مقرر کیے گئے۔

مولوی مراد علی صاحب مدرس اول فارسی بورڈ سکول جالندھر۔ سردار بہادر صوبہ دار میجر غلام حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ جالندھر۔ مولوی محمد حسن صاحب مدرس اول فارسی بورڈ سکول جھنگ۔ محمد اکبر علی خان صاحب رئیس بستی بابا خیل جالندھر۔ محمد بیدار خان صاحب رئیس بستی غزان جالندھر۔ چودھری احمد بخش صاحب ذیلدار و رئیس لکھانبرہ جالندھر۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مختار عدالت ہائے جالندھر۔ نیاز محمد خان پلیڈر جالندھر۔

نمبر ۳۔ احباب مندرجہ رزولیوشن نمبر ۲ ممبران منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز قرار پائے۔

نمبر ۴۔ بموجب دفعہ پنجم قواعد منشی محمد بخش صاحب نائب مشرف عدالت آنریری ممبر منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز مقرر ہوئے۔

نمبر ۵۔ نیاز محمد خان وکیل چیف کورٹ پنجاب مقیم جالندھر سکرٹری منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز مقرر ہوا۔

نمبر ۶۔ بموجب دفعہ ۱۲ قواعد مذکور آنریبل سکرٹری ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم مسلمانان واقع علی گڈھ خزانچی مقرر ہوئے۔ سکرٹری اُن سے درخواست قبولیت کرے گا۔

نمبر ۷۔ بالفعل لوکلٹی ہائے ذیل ایجوکیشنل والنٹیرز ذیل کے لیے مقرر ہوئے ہیں۔

چودھری احمد بخش صاحب ذیلدار لکھانبرہ پرگنہ جالندھر۔ محمد اکبر علی خان صاحب و محمد بیدار خان صاحب شہر جالندھر بستیات وغیرہ تھانہ جالندھر۔ مولوی مراد علی صاحب علاقہ ریاست کپورتھلہ۔ مولوی محمد حسن صاحب ضلع جھنگ۔ مولوی عبد الرحمن صاحب پرگنہ نواں شہر ضلع جالندھر۔ صوبہ دار صاحب تھانہ آدم پور ضلع جالندھر۔ نیاز محمد خان تھانہ بھوگپور ضلع جالندھر۔ صوبہ دار صاحب و نیاز محمد خان مشترکاً تھانہ کرتارپور ضلع جالندھر۔

نمبر ۸۔ سکرٹری کو ہدایت کی گئی کہ روئداد و قواعد کو چھپوا کر جس طرح مناسب سمجھے شائع کرے اور نیز اسے ہدایت کی گئی کہ ضلع جالندھر اور نیز سرحد پنجاب کے جناب و بزرگان قوم سے خط و کتابت کر کے کل پنجاب میں تحریک شروع کرے۔

نمبر ۹ - پندرہ یوم کے بعد دوسرا اجلاس کمیٹی منتظم کا ہوگا۔ سکرٹری ایک فہرست انجمن حسب مشورہ صوبہ دار صاحب تیار کرالیوے

نمبر ۱۰ - ایجوکیشنل والنٹیرز موجودہ اپنا کام یکم شوال روز عید مبارک سے حالی سے شروع کرینگے گویا یہ اُن کے کام کا پہلا دن ہوگا۔

بعد شکریہ صدر انجمن کے جلسہ برخاست ہوا۔

قومی انجمن مسلمانان پنجاب ایجوکیشنل والنٹیرز کے قواعد و مقاصد

۱ - پنجاب میں ایک انجمن حامیان تعلیم مسلمانان مقرر ہوگی جس کا نام "قومی انجمن مسلمانان پنجاب ایجوکیشنل والنٹیرز" ہوگا۔ اور اسی نام سے وہ اپنی ایک مہر بنوا لیگی جس میں ہیڈ کوارٹر کا نام بھی کندہ ہوگا۔ اگر پنجاب میں اُسکو کامیابی ہوئی تو امید ہے کہ یہ انجمن کسی وقت وسیع ہوتے ہوتے کل ہندوستان میں پھیل جاوے گی۔

۲ - ہر ایک مسلمان باشندہ پنجاب مطابق اُن قواعد کے جو آئندہ مذکور ہونگے شریک انجمن ہو سکیگا

مقاصد انجمن

۳ - اس انجمن کا مقصد مسلمانوں کی تعلیم کے لیئے روپیہ کا جمع کرنا ہے۔ اصلی مقصد روپیہ جمع کرنے سے یہ ہوگا کہ جو روپیہ جمع ہو بطور سرمایہ کے جمع رہے اور جس طرح ممبران منیجنگ کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز تجویز کریں اُس کی آمدنی اغراض تعلیم مسلمانان میں صرف ہو۔

انجمن کی بناوٹ و تقرر کمیٹی منتظم۔

۴ - سات یا سات سے زیادہ اشخاص باشندگان پنجاب جو خود والنٹیرز ہونگا اور اس انجمن کا قائم ہونا چاہتے ہیں اس انجمن کے لیئے ایجوکیشنل والنٹیرز مقرر کیے جاوینگے اور وہی لوگ ممبران منتظم کمیٹی والنٹیرز قرار پاوینگے۔

۵ - تعداد ممبران کمیٹی منتظم کی محدود ہوگی اور ہر ایک باشندہ صوبہ پنجاب کا کسی شہر کا باشندہ ہو بشرطیکہ وہ والنٹیر ہو چکا ہو کثرت رائے ممبران کمیٹی منتظم سے کمیٹی منتظم کا ممبر ہو سکیگا۔ ممبران کمیٹی کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ کسی مسلمان شخص کو کہ وہ کسی صوبہ کا باشندہ ہو کمیٹی منتظم ایجوکیشنل والنٹیرز کا آنریری ممبر مقرر کریں۔

۶ - جس والنٹیر نے ایک برس کے اندر اپنی سعی و کوشش سے بارہ سو روپیہ وصول کیا ہو وہ استحقاقاً کمیٹی کا ممبر ہو جاوے گا۔

اجلاس ممبران کمیٹی منتظم

۷ - بالفعل ہیڈ کوارٹر اس انجمن کا جالندھر میں رہے گا۔ مگر ممبران منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کو اختیار ہوگا کہ صوبہ پنجاب کے جس شہر اور قصبہ میں چاہیں وقتاً فوقتاً اجلاس کریں اور نیز اس انجمن کے ہیڈ کوارٹر کو صوبہ پنجاب کے جس شہر میں چاہیں منتقل کر دیں۔

۸ - ممبران کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز وقتاً فوقتاً والنٹیروں کو مقرر کریں اور اس انجمن کے دیگر امور متعلقہ کے انجام دینے کے لیئے اجلاس کیا کرینگے۔

۹ - ممبران منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز منجملہ اپنے ممبروں کے ایک کو جو ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہو سکرٹری کا مقرر کرینگے اور ہر اجلاس میں منجملہ اُن کے ایک ممبر بطور صدر انجمن کے کثرت رائے سے مقرر ہوا کرے گا۔

۱۰ - اجلاس کے لیئے کم سے کم سات ممبران منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کا جس میں صدر انجمن اور سکرٹری بھی شامل ہیں موجود ہونا ضرور ہوگا اور یہی تعداد اُس کے کورم کی ہوگی اور ہر ایک امر کا فیصلہ کثرت رائے سے عمل میں آوے گا۔ آنریری ممبر بھی مثل ایجوکیشنل والنٹیر ممبروں کے کمیٹی مذکور میں شریک ہو سکینگے۔

۱۱ - ہر اجلاس کی روئداد ایک کتاب میں مندرج ہوگی جس پر سکرٹری دستخط کرے گا اور آئندہ اجلاس میں بدستخط پریسیڈنٹ اس اجلاس کے کانفرم کی جاویگی

تقرر ایجوکیشنل والنٹیران۔

۱۲ - ممبران منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز پنجاب کے ہر شہر اور قصبہ کے لیئے ایجوکیشنل والنٹیر مقرر کرینگے جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو اور نہایت درجہ کا دیانتدار اور راسخ قومی ہمدرد ہو اور جو اس قومی خدمت کو دل سے اور کوشش سے انجام دینا جانتا ہو۔

۱۳ - ہر ایک شخص مسلمان جو باشندہ پنجاب ہو والنٹیر ہونے کی درخواست کر سکتا ہے اور نیز ہر ایک والنٹیر کسی مسلمان شخص کی جو باشندہ پنجاب ہو ایجوکیشنل والنٹیر ہونے کی تحریک کر سکتا ہے اور یہ درخواست اور تحریک اجلاس ممبران منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز میں پیش ہوگی اور کثرت رائے ممبران سے اس کا فیصلہ ہوگا۔

۱۴ - ممبران منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کو اختیار ہوگا کہ خواہ فی الفور شخص نامزد شدہ کا تقرر یا عدم تقرر کا فیصلہ کریں خواہ اُس کا فیصلہ کسی دوسرے اجلاس پر ملتوی رکھیں۔

۱۵ - ممبران منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کو اختیار ہوگا کہ کسی امیدوار کو ایجوکیشنل والنٹیر مقرر کرنے کی بابت خواہ اُس نے درخواست کی ہو خواہ کسی ایجوکیشنل والنٹیر نے تحریک کی ہو خفیہ طور پر بذریعہ بیلٹ کے کثرت رائے لیں تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ کون ممبر اُس کے تقرر میں متفق اور کون مختلف تھا۔

۱۶ - جو شخص بطور ایجوکیشنل والنٹیر کے مقرر ہو اُس کو سند ایجوکیشنل والنٹیری بدستخط سکرٹری اور صدر انجمن دی جاوے گی اور اس پر انجمن کی مہر ہوگی۔ اُس سند میں بتفصیل لکھا جاوے گا کہ کس شہر یا قصبہ یا پرگنہ یا تحصیل کے لیئے ایجوکیشنل والنٹیر

مقرر ہوا ہے اور اُس میں یہ بھی لکھا جاے گا کہ اس والنٹیر کو سواے اُس علاقہ کے جس کے لیے وہ ایجوکیشنل والنٹیر مقرر ہوا ہے اور کسی علاقہ سے چندہ والنٹیری وصول کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

ایجوکیشنل والنٹیرون کے کام

۱۷ - ہر ایک ایجوکیشنل کا فرض ہوگا کہ اپنے علاقہ مین جس کے لیے وہ ایجوکیشنل والنٹیر مقرر ہوا ہے اپنے ہی اہل مذہب سے دریوزہ گری کرکے تعلیم مسلمانان کے لیے روپیہ جمع کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا اپنی خوشی سے اس مقصد کے لیے کچھ عطا کرے تو بشکر گذاری تمام قبول کیا جاے گا۔

۱۷ - الف - جس لوکل کمیٹی مین ہر ایجوکیشنل والنٹیر کام کرنا چاہے اگر ممکن ہو تو دو سے زیادہ یا رسوخ اشخاص کو اپنی مدد کے واسطے ساتھ رکھنا ہوگا۔

۱۷ - ب - اگر ممکن ہو تو سکرٹری ہر لوکل کمیٹی مین جہان ایجوکیشنل والنٹیر کام شروع کرنا چاہتا ہے ایک یا زیادہ با رسوخ اشخاص سے خط و کتابت کرے گا یا کسی اور شخص سے خط و کتابت کراے گا۔

۱۸ - اگر کوئی شخص یہ بات چاہے کہ وہ اس مقصد کے لیے سالانہ کچھ غلہ عطا کرتا رہے گا تو اُس علاقہ کے والنٹیر کو اُس کا قبول کرنا لازم ہوگا۔ اور ایک تحریر اُس سے حاصل کرنا ہوگا جس مین تفصیل ہوگی کہ کس فصل مین اور کس قدر غلہ سالانہ بخشش ماہی عطا کرتا رہے گا۔

۱۹ - اس قسم کے عطیات کا ایجوکیشنل والنٹیر اپنے پاس ایک رجسٹر رکھے گا اور اُس اصل رقعہ کو سکرٹری منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کے پاس بھیج دے گا۔

۲۰ جس قدر نقد روپیہ ایجوکیشنل والنٹیر کو وصول ہو اُس کا ایک رجسٹر اسموار ہر ایک ایجوکیشنل والنٹیر کو اپنے پاس رکھنا ہوگا۔

۲۱ - ہر ایک ایجوکیشنل والنٹیر کو ایک رسید بہی دی جاے گی اور جس قدر نقد یا غلہ کسی سے وصول ہو اُس کی رسید رسید بہی مین سے ایجوکیشنل والنٹیر اُس کو دے گا اور نصف حصہ رسید کا جس مین نقل اُس رسید کی ہوگی بدستور اُس رسید بہی مین شامل رہے گا۔ دو آنہ یا اُس سے کم کے لیے علیحدہ علیحدہ رسید دینا ضرور نہ ہوگا۔

۲۲ - جب کوئی رسید بہی ختم ہو جاے تو وہ سکرٹری منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کے پاس بھیج دی جاے گی۔

۲۳ - ہر ایک ایجوکیشنل والنٹیر کو لازم ہوگا کہ انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو جس قدر روپیہ اُس نے وصول کیا ہو سکرٹری منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کے پاس مع تفصیل اُن لوگون کے نام کے جن سے روپیہ وصول ہوا ہے بھیج دے اور سکرٹری مذکور اُس کو رسید باضابطہ دے گا۔

۲۴ - اگر کسی والنٹیر نے حسب مراد دفعہ ۱۸ غلہ وصول کیا ہو تو اُس کو بنرخ بازار فروخت کر دے گا۔ اور اُس کی قیمت بذریعہ فرد علیحدہ سکرٹری منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کے پاس بھیج دے گا جس مین تفصیل ہوگی کہ کس شخص سے غلہ وصول ہوا اور کس قدر وزن مین تھا اور کس قدر قیمت کو کس نرخ سے فروخت کیا۔

۲۵ - اگر کسی مہینے مین کچھ روپیہ یا غلہ وصول ہوا ہو تو والنٹیر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو اُس کی اطلاع سکرٹری منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کو دے گا۔ اگر ایسی اطلاع نہ آئی ہو تو سکرٹری منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز اُس سے کیفیت طلب کریگا۔

استعفا - برخاستگی - اور معزولی والنٹیران

۲۶ - ہر ایک والنٹیر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے استعفا دے اور سند والنٹیری کو سکرٹری منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز کے پاس واپس بھیج دے۔

۲۷ - اگر ممبران منتظم کمیٹی والنٹیرز کو معلوم ہو کہ کوئی والنٹیر کوشش سے کام انجام نہین دیتا تو اُن کو اختیار ہوگا کہ اُس کو برخاست کرکے سند والنٹیری اُس سے واپس لے لین۔

۲۸ - اگر کسی ایجوکیشنل والنٹیر پر غبن کا شبہ ہو تو منتظم کمیٹی ایجوکیشنل والنٹیرز مناسب طور پر اُس کی تحقیقات کرے گی اور اگر اُس کو طمانیت ہو کہ اُس نے غبن کیا ہے تو اُس کو عہدے سے برخاست کرے گی اور سند والنٹیری اُس سے واپس لیگی۔

۲۹ - جب برخاستگی کسی ایجوکیشنل والنٹیر کی حسب دفعات ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ عمل مین آوے تو اس کا اشتہار جس طریقے سے کمیٹی منتظم ایجوکیشنل والنٹیرز مناسب سمجھے اُس علاقہ مین مشتہر کرے گی جس علاقہ کے لیے وہ مشتہر ہوا تھا اور نیز کسی اخبار مین یا اخبارات مین اُس کو مشتہر کریگی۔ (باقی آیندہ)

سرمور گزٹ

ہر اتوار کو شایع ہوتا ہے۔ خریدارون کو ہر سال ایک یا دو عمدہ مفید کتابین تحفہ دینے کا دستور ہے۔

شرح چندہ

خاص معاونین سے بیس عہ، اور دس عہ روپیہ بلحاظ مراتب۔

عام شائقین سے چھ روپیہ سالانہ اور تین روپیہ ششماہی۔

طلبہ سے تین روپیہ سالانہ۔ ایک کاپی ۲ عہ

مطبع بلالی ساڈھورہ مین منشی سراج الدین احمد نے چھپوا کر ناہن سے شایع کیا